وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ

بھینس کی قربانی

شریعت کی نظر میں

ترتیب و تحقیق

محمد زعفران ہزاروی

رفیق شعبہ تحقیق

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

تصدیق و تائید

فقیہ وقت حضرت مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدّ ظلہم العالی

وکیلِ احناف حضرت مولانا منیر احمد منور مدّ ظلہم العالی

0348-7226491

بھینس کی قربانی

شریعت کی نظر میں

تصدیقات

حضرت مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم العالی

حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہم العالی

حضرت مولانا قاری فدا محمد خان مدظلہم العالی

حضرت مولانا مفتی ہارون الرشید شامی مدظلہم العالی

پیش لفظ

مولانا عبدالصمد ساجد زید مجدہم

برائے رابطہ

0348۔7226491

ضرور تفصیل

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھینس کی قربانی شریعت کی نظر میں

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محمد زعفران ہزاروی

صفحات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۴۸

طبع اوّل۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۴۴۱ھ

ملنے کے پتے

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا:0304۔7310038

مکتبۃ الحاشر (ہرنولی) میانوالی:0300۔0251751

مکتبہ عثمانیہ ہری پور:0310۔5547803

فہرستِ عناوین

انتساب

"بندہ اپنی اس پہلی کاوش
کو اپنے والدین مکرمین اور جملہ اساتذہ
کرام کے نام کر کے اپنی سعادت
سمجھتا ہے۔"

گر قبول افتد زہے عز و شرف

تائیدی کلمات

جانشینِ فقیہ العصر،فقیہِ وقت **مفتی سیدعبدالقدوس ترمذی** ادام اللہ تعالیٰ ظلّھم

(رئیس درالافتاء وصدرجامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا)

خلیفہ مُجاز

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان نوراللہ مرقدہ

عارف باللہ مولانا مشرف علی تھانوی قدس سرہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

بندہ نے یہ مضمون بغور پڑھا۔ماشاء اللہ تعالیٰ اپنے موضوع پرمدلل اور جامع ومفید ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو نافع بنائے اور مضمون نگارعزیزمولوی محمدزعفران سلّمہ کی سعی کوقبول فرماویں،مزیدمفید دینی خدمات کی توفیق دیں۔آمین

احقرعبدالقدوس ترمذی غفرلہ

دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۲۰/ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۱ھ

رائے گرامی

وکیلِ احناف شیخ الحدیث حضرت مولانا منیراحمد منور صاحب مد ظلہم العالی

جانشین حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ

وشیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا محمد زعفران ہزاروی مدظلّہ کا رسالہ ''بھینس کی قربانی'' کے موضوع پر نظر نواز ہوا۔ الحمدللہ رسالہ ہذا مختصر ہونے کے باوجود اپنے موضوع کے لحاظ سے نہایت جامع محقق ومدلّل ہے اور بقامتِ کہتر وبقیمتِ بہتر کا مصداق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہِ عالی میں شرفِ قبولیت سے نوازیں۔

منیراحمد غفرلہ

باب العلوم کہروڑپکا

۲۶/ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ

رائے گرامی

استاذالعلماء حضرت مولانا قاری فدامحمدخان صاحب مدظلہم العالی

مہتمم جامعہ عربیہ عبداللہ بن مسعود (پنیاں) ہری پور

امیر عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ضلع ہری پور

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

رسالہ ''بھینس کی قربانی شریعت کی نظر میں'' کا دومرتبہ مطالعہ کیا۔ پہلی مرتبہ سرسری طور پر دوسری مرتبہ کافی غور کے ساتھ۔ رسالہ اپنے موضوع کے لحاظ سے نہایت ہی عمدہ ہے۔ مسئلہ کو واضح طریق پر دلائل سے آراستہ پیراستہ کیا گیا ہے۔ جس سے قارئین کو حق معلوم کرنے میں مدد حاصل ہوگی اور بشرطِ انصاف انکار کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مقبولیت نصیب فرمائے اور اس کے جامع کو دنیوی عزت کے ساتھ آخرت میں دینِ عالی کے خدام میں محشور فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم۔

مولوی فدا محمد عفی عنہ

۲۵/ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ

رائے گرامی

جامع المحاسن حضرت مولانا مفتی ہارون الرشید شامی صاحب مد ظلھم العالی

مدیر معہد الایمان (سوات چوک) ہری پور

ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ضلع ہری پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزم مفتی محمد زعفران ہزاروی سلمہ کا رسالہ پڑھ کر دل خوش ہوا۔ اس میں نہ صرف مسئلہ کی حیثیت و حقیقت ثابت کی گئی بلکہ شبہات کو بھی زائل کر دیا گیا۔ ایک ہی نشست میں مسئلہ کے اطراف وجوانب واضح ہو جاتے ہیں۔ لغت، ائمہ اربعہ کے مذاہب اور دلائل سے مبرہن خالص علمی اور تحقیقی انداز سے مزیّن ہو نے کی وجہ سے اہلِ علم و فضل کی دعائیں فاضل محقق کے شاملِ حال ہوں گی۔ جس سے علم وادب کی شاہراہ پر نئی تحریرات بلکہ کتب بھی منصۂ شہود پر آئیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ گلشنِ ترمذی (رحمہ اللہ) کی بہاروں میں اضافہ فرمائیں۔ ان کی علمی وعملی، سماجی ومعاشرتی، روحانی واصلاحی اور تعلیمی و تدریسی خدمات کو قبول

فرمائیں۔آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلی آلہ واصحابہ الصلوات والتسلیم

ہارون الرشید شامی

معہدالایمان سوات چوک ہری پور

جامع مسجد دارالسلام شاہ محمد ہری پور

۲۶/ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ بمطابق ۱۸/جولائی ۲۰۲۰ء

پیش لفظ

برادر مکرم **مولانا عبدالصمد ساجد** زید مجدہم

رفیق شعبہ تحقیق ودارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی ایک اہم عبادت اور شعائرِ اسلام میں سے ہے جس کی اہمیت و فضیلت قرآن و سنت میں بیان کی گئی ہے،اور یہ ہر عاقل بالغ مسلمان مقیم صاحبِ نصاب مرد و عورت پر واجب ہے، قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد مبارک فرمایا ہے کہ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ(**الکوثر:۲**)،پھر آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ اس آیت میں قربانی کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور امر عموماً وجوب کے لیے ہوا کرتا ہے، علامہ ابو بکر جصاص رحمہ اللہ اپنی کتاب ''**احکام القرآن**''میں تحریر کرتے ہیں : حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت فَصَلِّ لِرَبِّکَ میں جو نماز کا ذکر ہے، اس سے عید کی نماز مراد ہے اور وَانْحَرْسے قربانی مراد ہے،اس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں :

(۱)عید کی نمازواجب ہے۔ (۲)قربانی واجب ہے۔

حدیثِ رسول ہے: عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا۔ (سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۱۲۳) ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو قربانی کی وسعت حاصل ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ بھٹکے۔'' اس نوعیت کی سخت وعید واجب کے چھوڑنے پر ہی ہوتی ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ قربانی کرنا واجب ہے۔

شعائرِ اسلام کے خلاف عصرِ حاضر میں دشمنانِ دین و حامیانِ شیطان نے جو طوفانِ بدتمیز اور اعتراضات، وساوس اور شبہات کا جو طومار مچا رکھا ہے مخفی نہیں ہے ایک طرف وہ ملحد اور لبرل طبقہ ہے جو سرے سے ایسی عبادات کے انکار کو فروغ دینے میں جتا ہوا ہے اور ان کا بودہ موقف ہے کہ کیا ضرورت ہے اربوں روپے خرچ کر کے لاکھوں کروڑوں جانور قربان کرنے کی، اس کے بجائے یہ بھاری بھر کم رقم لوگوں کی ضروریات اور رفاہِ عامہ میں خرچ کی جائیں، اس فلسفہ بازی کے وقت وہ دنیا بھر کے اللّے تللّے اور عیش و عشرت کے غیرضروری بلکہ ناجائز اور حرام کو یکسر بھول جاتے ہیں اور ان کی بدبودار گفتگو کا موضوع احکامِ الٰہی بن جاتے ہیں۔

دوسری طرف ہمارے مسلمانوں میں ایک طبقہ ہے جو فروعی اجماعی مسائل میں خواہ مخواہ لوگوں کو الجھا رہے ہیں، سبیلِ مؤمنین اور اکابر و اسلاف کے طور و طریق کو چھوڑ آزاد راہ اختیار کرنے کی دعوت دے رہے ہیں، ان مسائل میں موجودہ دور کا معرکۃ الآراء مسئلہ ''بھینس کی قربانی'' کا ہے، جوں ہی قربانی قریب آتی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ، تابعین عظام اور فقہاء و محدثین کی فہم سے ماخوذ تصریحات و توضیحات کو مکمل طور پر فراموش کرکے خود تراشیدہ مفاہیم و مطالب اور قیاس آرائیاں پیش کرکے سادہ لوح عوام کو مغالطہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھینس کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں کہیں پر بھی بھینس کی قربانی کا ذکر نہیں ہے ، اچھے خاصے سمجھدار افراد اس دھوکہ دہی کا شکار ہوجاتے ہیں، حالانکہ دلائل و براہین سے یہ بات ثابت اور واضح ہے کہ بھینس گائے ہی کی قبیل سے ہے کوئی الگ جنس نہیں ہے اس پر اہل لغت اور علماء و فقہاءِ مذاہبِ اربعہ حتیٰ کہ اصحاب ظواہر اور ابن تیمیہ و ابن حزم رحمہم اللہ وغیرہ سب کا اتفاق اور اجماع ہے۔

ضرورت تھی کہ اس مسئلہ کو مبرہن و مدلل انداز میں بیان کرکے ازالۂ شکوک و اوہام کیا جائے ، فاضل محقق برادرم مولانا **محمد زعفران ہزاوی** زید مجدہم (رفیق شعبہ تحقیق جامعہ حقانیہ ساہیوال) نے نہایت احسن انداز میں نہ صرف فقہاء و

محدثین کی تصریحات و عبارات نقل کی ہیں بلکہ دوسرے فریق کے اکابر علماء کے فتاویٰ و عبارات بھی پیش کردی ہیں،جس کے بعد انصاف پسند قارئین کے لیے انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔

عبدالصمد ساجد

۲۷/ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بھینس کی قربانی شریعت کی نظر میں

قربانی کے جانور

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قربانی کے جانوروں کے لیے ''بهيمة الانعام''کا لفظ ذکر فرمایا ہے :

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ۔(الحج:۳۴)

ترجمہ : اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی اس غرض کے لیے مقرر کی ہے کہ وہ ان مویشیوں پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائیں ہیں۔(آسان ترجمہ قرآن)

''بهيمة الانعام''سے مراد کون سے جانور ہیں؟اس کی وضاحت قرآن پاک میں دوسرے مقام پر موجود ہے :

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ
الشَّيْطٰنِ إِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۔ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ط مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ
اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ نَبِّئُونِي
بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ
أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ۔(الانعام:۱۴۲،۱۴۳،۱۴۴)

ترجمہ : ''اور چوپایوں میں سے اللہ نے وہ جانور بھی پیدا کیے ہیں جو بوجھ اٹھاتے ہیں، اور وہ بھی جو زمین سے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اللہ نے جو رزق تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔ یقین جانو وہ تمہارے لیے ایک کھلا دشمن ہے۔ (مویشیوں) کے کل آٹھ جوڑے اللہ نے پیدا کیے ہیں، دو صنفیں (نر اور مادہ) بھیڑوں کی نسل سے اور دو بکروں کی نسل سے۔ ذرا ان سے پوچھو کہ 'کیا دونوں نروں کو اللہ نے حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا ہر اس بچے کو جو دونوں نسلوں کی مادہ کے پیٹ میں موجود ہو۔ اگر تم سچے ہو تو کسی علمی بنیاد پر مجھے جواب دو۔ اور اسی طرح اونٹوں کی بھی دو صنفیں (نر اور مادہ اللہ نے) پیدا کی ہیں۔ اور گائے کی بھی دو صنفیں۔ ان سے کہو 'کیا دونوں نروں کو اللہ نے حرام کیا

ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا ہر اس بچے کو جو دونوں نسلوں کی مادہ کے پیٹ میں موجود ہو۔ '' (آسان ترجمہ قرآن)

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا '' بھیمۃ الانعام '' آٹھ جانور ہیں : بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے۔ (نر اور مادہ)

جاموس کی تحقیق

بھینس کے لیے عربی میں لفظ '' الجاموس '' استعمال ہوتا ہے۔

(مصباح اللغات : ص ۱۲۱)

جاموس اصل میں فارسی زبان سے منتقل ہو کر عربی زبان میں آیا ہے۔ فارسی میں یہ نام '' گاوَمیش '' تھا۔ (فیروزاللغات فارسی : ص ۹۰۶) عربی زبان کی اپنی خاص ہیئت کی بناء پر اس لفظ کا تلفظ بدل کر '' جاموس '' ہوگیا۔ جاموس کے معرب ہونے کی صراحت لغتِ عرب کی تقریبا اکثر امہات الکتب میں لفظِ '' جاموس '' کے

تحت موجود ہے۔ مشت نمونہ ازخروارے ہم چند کتب کے حوالجات ذکر کرتے ہیں۔

(١)القاموس المحیط لمجد الدین ابی طاھر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی (المتوفّی:٨١٧ھ)میں "فصل الجیم" کے تحت ہے:

الجاموس:م،معرّب کاؤمیش،ج:الجوامیس۔

(٢)مختار الصحاح لزین الدین ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الحنفی (المتوفّی:٦٦٦ھ)میں ہے:

ج،م،س:(الجاموس) واحد (الجوامیس) فارسیّ معرّب۔

(٣)تاج العروس من جواھرالقاموس لمحمد بن محمد بن عبدالرزاق الحسینی الملقب بمرتضٰی (المتوفّی:١٢٠٥ھ)میں ہے:

الجاموس:نوع من البقر،م معروف ،معرّب کاؤمیش و ھی فارسیة،ج:الجوامیس۔

(۴)تهذيب اللغة لمحمدبن احمد بن الازهرى الهروى (المتوفّى:۳۷۰ھ)میں ہے:

جمس: قال الليث:الجاموس،دخيل،ويجمع جواميس،تسمّيه الفرس:كاؤميش۔

(۵)لسان العرب لمحمد بن مكرم بن على أبو الفضل جمال الدين ابن منظور الأنصاري الرويفعى الإفريقى (المتوفّى: ۷۱۱ھ)میں ہے:

والجاموس: نوع من البقر، دخيل، وجمعه جواميس، فارسي معرب، وهو بالعجمية كواميش.

فارسی نام "گاوَمیش" میں واضح طور پر گاوَ(گائے) موجود ہے۔اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بھینس گائے ہی کی ایک نسل ہے۔چونکہ گائے کی یہ نسل (بھینس)عرب علاقوں میں نہیں تھی بلکہ عجمی علاقوں میں تھی،اس لیے عربوں کے ہاں معروف نہ تھی۔ بایں وجہ اس کا نام فارسی سے عربی میں لانا پڑا۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین کا فتویٰ

معروف عرب عالم و مفتی **شیخ محمد بن صالح عثیمین** رحمہ اللہ تعالی (المتوفّی : ۱۴۲۱ھ)سے بھینس کی قربانی کے متعلق سوال کیا گیا۔ ہم سوال اور جواب ذیل میں نقل کرتے ہیں :

سئل فضيلة الشيخ رحمه الله: يختلف الجاموس عن البقر في كثير من الصفات كاختلاف الماعز عن الضأن وقد فصّل الله في سورة الأنعام بين الضأن والماعز ولم يفصّل بين الجاموس والبقر فهل يدخل في ضمن الأزواج الثمانية فيجوز الأضحية بها أم لا يجوز؟

فأجاب بقوله: الجاموس نوع من البقر والله عز وجل ذكر في القرآن المعروف عند العرب الذين يحرّمون ما يريدون ويبيحون ما يريدون والجاموس ليس معروفا عند العرب.(مجموع فتاوى ورسائل فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين، ج۲۵،ص۳۴،سوال:۱۷)

ترجمہ : ’’(سوال) بھینس گائے سے کئی صفات میں مختلف ہے جیسے بھیڑ بکری سے مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ ’’**انعام**‘‘میں بکری اور بھیڑ کی تفصیل

بیان فرمائی اور بھینس اور گائے کی تفصیل نہیں فرمائی۔کیا بھینس بھی ان آٹھ جوڑوں (جن کی قربانی جائز ہے) میں داخل ہے پس اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں ؟

جواب : بھینس گائے ہی کی نسل ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صرف ان جانوروں کا ذکر فرمایا جو عربوں کے ہاں معروف تھے۔(دورِجاہلیت) میں اپنے پسندیدہ جانوروں کو حلال اور ناپسندیدہ جانوروں کو حرام قرار دیتے تھے۔ بھینس تو عربوں کے ہاں معروف ہی نہ تھی۔ ''(مقصد حلت و حرمت بتانا تھا نہ کہ نسلیں)

فقہ حنفی کی مایہ ناز درسی کتاب ''ہدایہ''میں ہے :

"والجواميس والبقر سواء" لأن اسم البقر يتناولهما إذ هو نوع منه إلا أن أوهام الناس لا تسبق إليه في ديارنا لقلته"۔(الهداية:كتاب الزكاة،فصل فی البقر،ج۱،ص۲۰۲،مکتبہ رحمانیہ لاھور)

ترجمہ : ''بھینس اور گائے کا ایک ہی حکم ہے۔کیونکہ لفظ ''بقر'' دونوں کا شامل ہے۔اس لیے کہ بھینس بھی گائے کی ایک قسم ہے۔ مگر ہمارے علاقہ

(مرغینان) میں لوگوں کا خیال اس طرف نہیں جاتا کیونکہ یہاں بھینس کمیاب ہے۔"

درج بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ جاموس معرب لفظ ہے۔ فارسی سے عربی میں یہ لفظ تبدیل ہوا۔

"بھینس" ائمہ لغت کی نظر میں

(۱) عربی ادب و لغت کے ماہر ابو منصور محمد بن احمد ازہری ہروی (المتوفّی: ۳۷۰ھ) تحریر فرماتے ہیں:

واجناس البقر منها الجواميس واحدها جاموس وهي من انبلها واكرمها واكثرها البانا واعظمها اجساما۔(الزاهرفی غريب الفاظ الشافعی، ص۱۰۱)

ترجمہ: گائے کی نسلوں میں سے جوامیس (بھینسیں) ہیں۔ اس کی واحد جاموس ہے۔ یہ گائے کی بہترین اور عمدہ ترین قسم ہے۔ یہ گائے کی سب اقسام میں سے زیادہ دودھ دینے والی اور جسمانی اعتبار سے بڑی ہوتی ہے۔

(۲)علامہ ابوالحسن علی بن اسماعیل المعرف با بن سیدہ(المتوفّٰی :۴۵۸ھ)لکھتے ہیں :

والجاموس: نوع من الْبَقر۔(المحكم والمحيط الاعظم،ج۷،ص۲۸۳)

ترجمہ : جاموس (بھینس) گائے کی ایک قسم ہے۔

(۳)برہان الدین ابوالفتح ناصر بن عبدالسید خوارزمی مطّرزی (المتوفّٰی : ۶۱۰ھ) لکھتے ہیں :

والجاموس: نوع من الْبَقر۔(المغرب فی ترتيب المعرب،ص۸۹)

ترجمہ : جاموس (بھینس) گائے کی ایک قسم ہے۔

(۴)فقیہ شہیر ومحدثِ کبیر علامہ عبداللہ بن محمد بن احمد المعروف با بن قدامۃ مقدسی حنبلی (المتوفّٰی : ۶۲۰ھ)فرماتے ہیں :

والجواميس نوع من البقر والبخاتي نوع من الإبل۔(الكافی فی فقه الامام المبجّل احمد بن حنبل،ج۱،ص۲۹۲)

ترجمہ : بھینسیں ،گائے کی نوع (نسل) سے ہیں اور بختی، اونٹوں کی نوع (نسل) سے۔

(۵)لغتِ عرب میں امام کا درجہ رکھنے والے علامہ ابوالفضل محمد بن کرم انصاری المعروف بابن منظورافریقی (المتوفّی : ۷۱۱ھ)فرماتے ہیں :

والجاموس: نوع من البقر، دخيل، وجمعه جواميس، فارسي معرب، وهو بالعجمية كواميش. (لسان العرب:فصل الجيم۔ج٦،ص٤٣)

ترجمہ : بھینس گائے کی ایک نسل ہے۔

نیز ''تاج العروس ج۱۵،ص۵۱۳ ''اور ''القاموس المحیط ج۲،ص۳۷ ''پر بھی یہی مذکور ہے کہ جاموس ،بقر کی ایک قسم ہے۔

''بھینس ''مختلف مذاہب میں

(۱)مذہبِ حنفی

فقہ حنفی کی مایہ نازکتاب ردالمحتار حاشیۃ الدرالمختار المعروف بحاشیۃ ابن عابدین میں ہے :

(قوله والجاموس) هو نوع من البقر كما في المغرب، فهو مثل البقر في الزكاة والأضحية والربا، ويكمل به نصاب البقر۔(ردالمحتار:باب زكاة الغنم،ج۲،ص۲۸۰)

ترجمہ : ’’بھینس گائے کی ایک قسم ہے جیسا کہ (لغت کی مشہور کتاب) ’’المغرب‘‘ میں ہے۔ یہ زکاۃ، قربانی اور سودی معاملات میں گائے کی طرح ہے اور اس کے ذریعے گائے کا نصاب مکمل ہوتا ہے۔‘‘

(۲)مذہبِ مالکی

موطاامام مالک میں ہے :

قال مالك: وكذلك البقر والجواميس، تجمع في الصدقة على ربهماوقال: إنما هي بقر كلها. (موطاامام مالک،باب ماجاء فی زکاۃ البقر،رقم الحدیث:۸۹۵)

ترجمہ : ''اوراسی طرح گائے اور بھینسوں کو ان کے مالک پر(زکاۃ کے سلسلہ میں)اکھٹا شمار کیا جائے گا۔اور فرمایا کہ ان (بھینسوں) کا حکم بھی گائیوں والا ہے۔''

(۳)مذہبِ شافعی

فقہ شافعی کی مشہور کتاب ''المجموع لشرح المهذّب''میں ہے :

فشرط المجزئ في الأضحية أن يكون من الأنعام وهي الإبل والبقر والغنم سواء في ذلك جميع أنواع الإبل من البخاتي والعراب وجميع أنواع البقر من الجواميس والعراب۔(المجموع شرح المهذب للنووی،باب الاضحية،ج۸،ص۳۹۳)

ترجمہ : ''قربانی میں جائز قرار دیے جانے والے جانوروں میں بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ ''انعام'' میں سے ہوں۔ اور انعام میں یہ جانور داخل ہیں :اونٹ، گائے اور بکری۔ اس میں اونٹ کی اقسام بختی اور عربی سب برابر ہیں اوراسی طرح گائے کی اقسام (جاموس) بھینس اور عربی گائے سب برابر ہیں۔''

(۴)مذہبِ حنبلی

فقہ حنبلی کی مایہ ناز کتاب ''المغنی''میں ہے :

الجواميس من أنواع البقر كما أن البخاتي من أنواع الإبل فإذا اتفق في المال جواميس وصنف آخر من البقر أو بخاتي وعراب أو معز وضأن كمل نصاب أحدهما بالآخر۔(المغنى لابن قدامة الحنبلى:ج۲،ص۴۴۴)

ترجمہ: ''بھینسیں گائے کی اقسام میں سے ایک قسم ہیں۔ جیسا کہ بختی اونٹ اونٹوں کی انواع میں سے ایک ہے۔ جب کسی آدمی کے پاس مال میں گائے کی دوسری اقسام کے ساتھ بھینسیں بھی جمع ہو جائیں یا بختی اونٹوں کے ساتھ عربی اونٹ بھی جمع ہو جائیں یا بھیڑیں اور بکریاں اکھٹی ہو جائیں تو ہر ایک جنس کو دوسری کے ساتھ ملا کر نصاب مکمل کیا جائے گا۔''

(۵)امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ (المتوفّٰی :۷۲۸ھ)فرماتے ہیں :

و الجواميس بمنزلة البقر حكى ابن المنذر فيه الإجماع .

(مجموع الفتاوى لابن تيمية، ج۲۵،ص۳۷)

ترجمہ: ''بھینسیں گائیوں کے درجے میں ہیں۔ ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔''

(٦)امام ابنِ حزم رحمہ اللہ(المتوفّٰی :٤٥٦ھ)فرماتے ہیں :

الجواميس صنف من البقر يضم بعضها إلى بعض.(المحلى لابن حزم،زكاة البقر،ج٦،ص٢)

ترجمہ : ''بھینسیں گائیوں کی ایک قسم ہیں۔ایک قسم کو دوسری قسم سے ملایا جائے گا۔''

(٧)علامہ عبدالرحمٰن بن محمد عوض الجزیری (المتوفّٰی : ١٣٦٠ھ) حنفی اور شافعی مذہب کے مطابق قربانی کی شرائط میں سے لکھتے ہیں :

أما الصغير من البقر والجاموس فهو ما كان أقل من سنتين، فلا تصح بالبقر والجاموس إلا إذا بلغ سنتين وطعن في الثالثة۔۔۔وتصح بالبقر والجاموس إذا بلغ سنتين كاملتين۔(الفقه على المذاهب الاربعة، ج١، ص٦٤٦)

ترجمہ : ''(احناف کے نزدیک)گائے اور بھینس میں کم ازکم دو سال کی ہوں(تب قربانی صحیح ہے)۔۔۔(شوافع کے نزدیک) گائے اور بھینس کی قربانی

اس وقت صحیح ہوگی جب وہ دو سال مکمل کر کے تیسرے سال میں داخل ہوگئی ہو۔''

فقہاء کرام، ائمہ ظواہر اور ائمہ لغت کی ذکر کردہ عبارات سے معلوم ہوا کہ بھینس کوئی الگ جانور نہیں بلکہ گائے ہی کی ایک قسم ہے۔

بھینس کے نوعِ بقر ہونے پر اجماع

(ا) ابنِ قدامہ حنبلی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں :

مسألة: قال: (والجواميس كغيرها من البقر) لا خلاف في هذا نعلمه. وقال ابن المنذر: أجمع كل من يحفظ عنه من أهل العلم على هذا، ولأن الجواميس من أنواع البقر، كما أن البخاتي من أنواع الإبل ۔(المغنى لابن قدامة، ج۲،ص۴۴۴)

ترجمہ : ''(بھینسیں دوسری انواع کی طرح گائیوں کی ایک نوع ہے) ہم اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں جانتے۔ اور ابن منذر نے کہا : اہلِ علم میں سے

ہر وہ شخص جس کا علم محفوظ کیا جاتا ہے، اس پر اجماع کرچکا ہے، نیز بھینس گائے کی ایک نوع ہے جس طرح بختی اونٹ اونٹوں کی ایک نوع ہے۔''

(۲) ابنِ منذر رحمہ اللہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

وأجمعوا على أن حكم الجواميس حكم البقر۔(الاجماع لابن المنذر، كتاب الزكاة، ص۴۴)

ترجمہ: ''علماء اس بات پر متفق ہیں کہ بھینس کا حکم گائے والا ہے۔''

(۳) امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

و الجواميس بمنزلة البقر حكى ابن المنذر فيه الإجماع .

(مجموع الفتاوى لابن تيمية، ج۲۵، ص۳۷)

ترجمہ: ''بھینسیں گائیوں کے درجے میں ہیں۔ ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔''

(۴) مشہور عرب عالم علامہ ڈاکٹر وہبہ بن مصطفیٰ ذحیلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

واتفق الفقهاء عملاً بحديث معاذ رضى الله عنه على أن أول نصاب البقر ومثله الجاموس ثلاثون۔(الفقه الاسلامى وادلته(الشَّامل للأدلّة الشَّرعيَّة والآراء المذهبيَّة وأهمّ النَّظريَّات الفقهيَّة وتحقيق الأحاديث النَّبويَّة وتخريجها)،زكاة البقر،ج۳،ص۱۹۲۴)

ترجمہ: ''حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث پر عمل کرتے ہوئے سب فقہاء اس پر متفق ہیں گائے کا نصاب اور اسی طرح بھینس کا نصاب تیس ہے۔''

(۵)اسلامی فقہ کے عظیم مجموعہ ''الموسوعة الفقهية''میں ہے:

والبقر نوعان: البقر المعتاد والجواميس.(الموسوعة الفقهيةالكويتية: ج۲۳،ص۲۵۹)

ترجمہ: ''گائے کی دو اقسام ہیں: (۱) گائے۔(۲) بھینس۔''

(۶)اسی مجموعہ میں ج۵ ص۸۱ پر قربانی صحیح ہونے کی شرائط کے تحت لکھا ہے:

النوع الأول: شروط الأضحية في ذاتها(الشرط الأول) وهو متفق عليه بين المذاهب: أن تكون من الأنعام وهي الإبل عرابا كانت أو بخاتي والبقرة الأهلية ومنها الجواميس۔

ترجمہ: ''شرائطِ قربانی کی پہلی قسم ان شرطوں کے متعلق ہے جو خود قربانی کے جانوروں کی ذات میں ہے۔ پہلی شرط جو تمام مذاہب میں اتفاقی ہے: یہ کہ قربانی انعام (مویشی) جانوروں سے ہو اور انعام میں اونٹ بھی شامل ہے چاہے عربی ہو یا فارسی، اور گھریلو گائے بھی شامل ہے اور گھریلو گائے میں بھینس بھی شامل ہے۔''

اجماعِ امت کا انکار گمراہی ہے

ائمہ لغت، ائمہ فقہاء اور اجماعِ امت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بھینس گائے ہی کی قسم ہے اور اس کی قربانی جائز ہے۔ بھینس کی قربانی کا انکار اجماعِ امت کا انکار ہے جو سخت گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔(النساء:۱۱۵)

ترجمہ: ''اور جو شخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے کی پیروی کرے اس کو ہم اسی راہ کے حوالے کر دیں گے جو اس نے خود اپنائی ہے اور اسے دوزخ میں جھونکیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔'' (آسان ترجمہ قرآن)

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی تحریر فرماتے ہیں:

''اس آیت سے علماءِ کرام بالخصوص امام شافعی رحمہ اللہ نے اجماع کی حجیت پر استدلال کیا ہے، یعنی جس مسئلے پر امتِ مسلمہ متفق رہی ہو وہ یقینی طور پر برحق ہوتا ہے اور اس کی مخالفت جائز نہیں۔'' (آسان ترجمہ قرآن: ج۱، ص۲۹۷)

حدیث شریف میں ہے:

عن ابن عمرقال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يجمع الله هذه الأمة على الضلالة أبدا و يد الله على الجماعة فمن شذّ شذّ في النار۔(المستدرک علی الصحيحين للحاكم الشهيد،رقم الحديث:۳۹۲)

ترجمہ : ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ اس امت (امتِ محمدیہ) کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے ۔ جو (اجماع کا) اختلاف کر کے علیحدگی اختیار کرے گا آگ میں ڈالا جائے گا۔''

حق واضح ہونے کے بعد بھی اگر کوئی عناد کی وجہ سے ''سبيل المؤمنين'' سے روگردانی کرے گا تو عظیم جرم کا مرتکب ہو کر سنگین نتائج کا سامنا کرے گا۔ اعاذنااللّٰہ منه

گھر کی شہادت

ذیل میں ہم بھینس کی قربانی کے مانعین کی ہی کتب سے چند حوالے پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے بھی بھینس کی قربانی جائز قرار دی۔

شہادت نمبر(۱):

مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم جن کا شمار مسلکِ اہلِ حدیث کے کبار علماء میں ہے ان سے بھینس کی قربانی کے متعلق سوال ہوا:

''سوال: بھینس کی حلت کی قرآن و حدیث سے کیا دلیل ہے؟ اور اس کی قربانی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جہاں حرام چیزوں کی فہرست دی ہے وہاں یہ الفاظ مرقوم ہیں: قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا۔۔۔الخ ان چیزوں کے سوا جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے۔ بھینس ان میں سے نہیں (یعنی بھینس حلال ہے۔ ازناقل) اس کے علاوہ عرب کے لوگ بھینس کو ''بقر'' گائے میں داخل سمجھتے ہیں۔

تشریح :۔۔۔اگر اس کو جنسِ بقر سے مانا جائے جیسا کہ حنفیہ کا قیاس ہے کما فی الھدایة یا عموم "بھیمة الانعام" پر نظر ڈالی جائے، حکمِ جوازِ قربانی کے لیے علت کافی ہے۔" (فتاوی ثنائیہ : باب پنجم، کتاب الحج و مسائل قربانی، ج ۱، ص ۸۱۰، ادارہ ترجمان السنہ لاہور، ۱۹۷۲ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم نے اپنے اس فتویٰ میں فقہ حنفی کی معتبر و مستند درسی کتاب "ہدایہ" کا بھی حوالہ دیا ہے۔ اور "ہدایہ" میں واضح لکھا ہے :

"والجواميس والبقر سواء" لأن اسم البقر يتناولهما إذ هو نوع منه إلّا أن أوهام الناس لا تسبق إليه في ديارنا لقلته"۔(الهداية:كتاب الزكاة، فصل فى البقر،ج١،ص٢٠٦،مكتبه رحمانيه لاهور)

شہادت نمبر(۲) :

مولانا علی محمد سعیدی مرتب "فتاوی علمائے حدیث" مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم کے مذکورہ فتوی کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

''میں کہتا ہوں کہ بھینس کو '' بهيمة الانعام ''میں شمار کرنا قیاس نہیں ہے۔ قرآنی نص '' بهيمة الانعام ''کا لفظ عام ہے۔جس کے لیے کئی افراد ہیں۔ گائے، بکری۔ بھینس بھی '' بهيمة الانعام ''کا فرد ہے۔ '' بهيمة الانعام ''کی قربانی منصوص ہے تو بھینس کی قربانی بھی نصِّ قرآنی سے ثابت ہے۔ رہی یہ بات کہ سنتِ رسول ،سنتِ صحابہ نہیں تو جواز کو مانع نہیں۔۔۔خلاصہ بحث یہ ہے کہ بکری گائے کی قربانی مسنون ہے تاہم بھینس بھینسا کی قربانی بھی جائزاور مشروع ہے اور ناجائز لکھنے والے کا مسلک درست نہیں۔''(فتاوی علمائے حدیث : باب قربانی، ج۱۳، ص۷۳و۷۴، مکتبہ سعیدیہ خانیوال، ۱۴۰۶ھ)

شہادت نمبر(۳) :

قاضی محمد عبداللہ ایم ۔اے،ایل ۔ایل ۔بی خانپوری ایک سوال کے جواب کے تحت لکھتے ہیں :

''پس خلاصہ اس کا یہ ہے کہ :

۱: بھینس مسلمہ طور پر گائے کی ایک قسم ہے۔ اس لیے ہر دو کا حکم ایک ہی ہے۔

۲: بھینس گائے سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ اور جسامت بھی عام گائے سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور اس سے نفع بمقابلہ عام گائے کے زیادہ ہے۔ اس لیے اس میں ثواب بھی زیادہ ہے۔

۳: کم از کم بھینس کی قربانی کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب''

(ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور، جلد ۲۰، شمارہ ۴۲، ۴۳، ص ۱۰)

شہادت نمبر (۴):

مولانا امین اللہ پشاوری ''أمّا أدلّة حلّ الاضحية به فنقول هی كثيرة'' (بھینس کی قربانی کے جائز ہونے کے دلائل بہت زیادہ ہیں) کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

"ذکراللہُ لفظَ البقر فی کتاب فکل حیوان یسمی بقرا فی اللغة العربیة فحکمه حکم البقر فی جمیع الاشیاء من الحل والاضحیةبه و شرب لبنه واکل لحمه والزکاة فیه۔

فکما یطلق لفظ البقر فی اللغة العربیة علی البقرة السوداء والبیضاء والصفراء وغیرها من جمیع انواعها وحکم الجمیع واحد فکذلک البقر یطلق علی الجاموس وعلی البقرة المتولدة من الابرة الصناعیة وعلی جمیع انواعها فحکم الکل واحد ومن ادعی ان الجاموس لایدخل تحت لفظ البقر فعلیه الدلیل۔"

ترجمہ : "اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں لفظِ "بقر" کا تذکرہ فرمایا ہے۔ لہذا ہر وہ جانور جسے عربی میں "بقر" کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے، اس پر تمام احکام "بقر" والے جاری ہوں گے۔ مثلا حلال ہونا، قربانی، دودھ کا استعمال، گوشت کا استعمال اور زکاۃ کی ادائیگی۔

توجس طرح عربی زبان میں لفظ "البقر" کالی، سفید، زرد اور دیگر رنگوں سے تعلق رکھنے والی گائیوں کی تمام اقسام پر بولا جاتا ہے اور ان سب کا حکم ایک

جیسا ہے۔ اسی طرح یہ لفظ (بقر) بھینس اور ٹیکے سے پیدا ہونے والی ہر طرح کی گائیوں پر بھی بولا جاتا ہے۔ لہذا سب کا حکم برابر ہے۔''

مولانا امین اللہ پشاوری قرآن وحدیث سے مزید دلائل ذکر کرنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں:

''فلما دخل الجاموس فی مسمّی البقرلغة دخل فی حکم البقر شرعا فثبت حلّ اضحیته بالکتاب والسنة الصحیحة ولایقال:ان هذا قیاس او لیس بصریح کمایتفوه بذلک بعض الجهال الذین لایعرفون طریقة الاستدلال من الکتاب والسنة ولایعرفون عرفهما ولایعلمون بقواعدهماوهذاالدلیل وحده یکفی للبصیرالعاقل دون الجاهل العاطل۔''

(فتاوی الدین الخالص:افحام الجاسوس فی ادلة حلّ الجاموس، ج٦، ص٣٩٥، مکتبہ محمدیہ،پشاور)

ترجمہ: ''(جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ) لغت میں لفظ ''البقر'' الجاموس کو بھی شامل ہے تو شرعا بھی اس کا یہی حکم ہوگا۔ لہذا اس کی قربانی کا ثبوت قرآنِ مجید اور سنتِ صحیحہ سے مل گیا۔ اب اس پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ یہ قیاسی مسئلہ

ہے یا صراحت کے ساتھ ثابت نہیں۔ جیسا کہ اس طرح کی باتیں کچھ جاہل قسم کے لوگوں سے سنی جارہی ہیں جو قرآن وسنت سے استدلال کے طریقوں سے نابلد، ان کی معرفت سے ناآشنا اور ان کے قواعد سے ناواقف ہیں۔ عقل وبصیرت رکھنے والوں کے لیے ایک ہی دلیل کافی ہے، جاہل اور بے کار لوگوں کو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ''

مولانا امین اللہ پشاوری کے مذکورہ بالافتوی میں ذرا بھی ابہام باقی نہیں رہا۔ انہوں نے صاف الفاظ میں بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیا اور مانعین کو قرآن وسنت سے ناآشنا اور جاہل و بے کار قسم کے الفاظ سے گردانا۔

شہادت نمبر(۵):

حافظ محمد گوندلوی صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں :

''بھینس بھی ''بقر'' میں شامل ہے، اس کی قربانی جائز ہے۔ ''(ہفت روزہ الاعتصام، ج ۲۰، شمارہ ۹، ص ۲۹، ۲۷/ستمبر ۱۹۶۸، بحوالہ بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ مؤلفہ حافظ نعیم الحق ملتانی، ص ۲۰۳، اسلامک سنٹر ملتان)

شہادت نمبر(۶):

مولانا محمد رفیق الاثری صاحب (شیخ الحدیث دارالحدیث جامعہ محمدیہ جلال پور پیر والہ ضلع ملتان) حافظ نعیم الحق ملتانی کی کتاب ''بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ'' کے ''پیش لفظ'' میں لکھتے ہیں :

''دینی احکام میں درست اور صحیح بات جاننا اہلِ حق کا وطیرہ رہا ہے۔ یہ مسئلہ کہ قربانی میں بھینس ذبح کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ سلف صالحین میں متنازع مسائل میں شمار نہیں ہوا۔ چند سال سے یہ مسئلہ اہلِ حدیث عوام میں قابلِ بحث بنا ہوا ہے۔ جب کہ ایسے مسئلہ میں شدت پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ، ص ۳۵، اسلامک سنٹر ملتان)

شہادت نمبر(۷):

حافظ نعیم الحق ملتانی لکھتے ہیں :

''میں نے محض اللہ کی توفیق سے ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید نے قربانی میں ''بهيمة الانعام'' (مویشی صفت جانوروں) کی، حدیث مبارکہ نے ''مسنة'' (دودانتا) کی شرط لگائی ہے۔ اور یہ دونوں شرطیں کسی بھی شک وشبہ کے بغیر بھینس میں موجود ہیں۔ نیز باقی جانوروں کی طرح ''بقرہ'' (گائے) بھی قربانی کا ایک جانور ہے۔ کیونکہ بقرہ کی قربانی حدیث مبارکہ سے ثابت ہے اور بھینس بھی پوری امت کے اجماع سے بقر کی ایک نوع ہے۔ لہذا مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر کسی بھی شک وشبہ کے بغیر بھینس کی قربانی جائز ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فعل سے اس کا ثبوت اس لیے نہیں ملتا کہ بنیادی طور پر یہ عجمی علاقوں میں پایا جانے والا جانور ہے، اس وجہ سے نہیں کہ ناجائز ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کہ قربانی کی شرائط پر پورا نہیں اترتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب صحابہ کرام وتابعین عظام کے دور میں یہ جانور عرب علاقے میں آیا تو سب نے اسے بقر (گائیوں) کی ایک نوع قرار دیا۔''

(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ، ص۳۸، اسلامک سنٹر، ملتان)

خاتمہ بالخیر

ہر وہ حدیث جس میں ''بقر'' کا ذکر ہے، وہ حدیث بھینس کی حلت اور قربانی کی دلیل بھی ہے۔ کیونکہ بھینس ہندی گائے ہے بلکہ گائیوں کی اعلیٰ قسم ہے۔ ایسی کئی روایات مل سکتی ہیں جن میں بقر کا ذکر موجود ہے۔ واضح رہے کہ بعض روایات میں لفظ ''جاموس'' کا ذکر بھی ملتا ہے۔

(ا)عن علي رضی الله عنه "الجاموس تجزئ عن سبعة في الأضحية"

۔(الفردوس بماثورالخطاب (مسندالفردوس للديلمى)،رقم الحديث:۲۶۵۰)

یہ روایت سندًا تو موقوف ہے لیکن حکمًا مرفوع ہے۔

تیسیر مصطلح الحدیث میں ہے :

"هومانسب او اسند الى صحابيّ او جمع من الصحابة سواء كان هذا المنسوب اليهم قولا او فعلا او تقريرا وسواء كان السند اليهم متصلا او منقطعا۔۔۔هناک صور من الموقوف فی الفاظها و شكلها لكن المدقق فی حقيقتها يرى انها بمعنى الحديث المرفوع ،لذا اطلق عليها العلماء

اسم"المرفوع حکمًا"ای انها من الموقوف لفظًا المرفوع حکمًا۔" (تیسیر مصطلح الحدیث: المطلب الثالث، الموقوف،۱۱۰ و۱۱۱،مکتبة البشری)

(۲)عن الحسن (البصری)انه کان یقول:الجوامیس بمنزلة البقر۔(مصنف ابن ابی شیبة،کتاب الزکاة،باب فی الجوامیس تعدّ فی الصدقة،رقم الحدیث: ۱۰۸۴۸)

(۳)عن الثوري عن یونس قال في ثلاثین تبیعة وفي کل أربعین مسنة ۔۔۔وتحسب الجوامیس مع البقر۔(مصنف عبدالرزاق،باب البقر،رقم الحدیث:۶۸۵۱)

(۴)روی: ھشام عن ابن سیرین قال: اشتکی رجل، فوصف له لبن الجوامیس فبعث إلی عبد الرحمن بن أبي بکرة: أن ابعث إلینا بجاموسة. فبعث إلیه بتسع مائة جاموسة فقال: إنما أردت واحدة.فبعث إلیه أن اقبضها کلها.ورویت ھذه الحکایة لأخیه الأمیر عبید الله، وذلك أشبه۔(سیراعلام النبلاء،ج۴،ص۳۱۲)

درج بالا روایات سے معلوم ہوا کہ عہدِ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم میں بھینس کا وجود تھا اور وہ اس کا دودھ اور گوشت استعمال فرمایا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے تو واضح ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے قربانی میں بھینس کو سات آدمیوں کی طرف سے کافی سمجھا۔

سرِ دست ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔واللہ تعالیٰ ولیّ الھدایة والتوفیق ولاحول ولاقوّة الّاباللہ العلیّ العظیم۔اللھم أرنا الحقّ حقًّا وارزقنا اتباعه و أرناالباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه،آمین۔وصلّی اللہ تعالیٰ علی خیرخلقه محمّدٍ وعلیٰ آله واصحابه واھل بیته اجمعین۔فقط

محمد زعفران ہزاروی غفرلہ ولوالدیہ

رفیق شعبہ تحقیق جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۱۸/ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ